اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر یکم لغائت سوم — جلد ہژدہم ۱۸

بابت ۱۳۱۲ و ۱۳۱۳ھ ہجری مقدس مطابق سنہ ۱۸۹۵ء

شرح قیمت

یہ رسالہ عموماً عہ سالانہ قیمت پر دیا جاتا ہے۔ خاص در رؤساء اہل اسلام) بنظر اعانت للوعہ ر عنائت فرماتے ہیں۔ بعض اشخاص سے جنکی آمدنی للعہ ماہوار سے زیادہ نہیں رعایتاً ۲ لئے جاتے ہیں جنکی آمدنی عہ سے زیادہ نہیں ہے (جو للعہ ماہوار بھی آمدنی نہیں رکھتے پر بضاعت علمی رکھتے ہیں اور رسالہ کی اشاعت کرتے ہیں انکو بلاقیمت دیا جاتا ہے۔ خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے پورے نام سے بٹالہ ضلع گورداسپور کے پتہ سے ہونی چاہیئے۔ اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر ؛ ابوسعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنۃ

بشارت وہدائیت

جلد ۱۷ اشاعۃ السنۃ میں جو دو مضمون (عصمت انبیاء و خطبہ) متضمن اثبات نبوت درج ہوئے ہیں وہ اللہ تعالےٰ کے محض فضل و انعام سے ایسے لکھے گئے ہیں کہ انکو بغور و تکرار بلاحظہ کرنے اور اعتقاد و عمل کو انکے موافق بنانے سے خواص علماء و عوام صلحاء کو ایمان کی قوت اور عبادت کی حلاوت حاصل ہونے کی امید قوی ہے (انمیں اسرار قرآنیہ و برکات رحانیہ و دلائل عقلیہ و قصص صحیحہ و رقائق سنیہ ایسے درج ہوئے ہیں جنپر اعتقاد و عمل ایمان کی تازگی و قوت و اخلاق و عبادات کی درستی و صحت کا موجب ہو سکتا ہے۔ و مع ہذا انمیں انبیاء کے دشمنوں اور مخالفون اسلام کے نادان دوستوں سے مجادلہ اور انکے خیالات باطلہ و اعتراضات عاطلہ کا مقابلہ اس طرح کی خوش اسلوبی سے ہوا ہے کہ وہ آیت وجادلہم بالتی ھی احسن کا پورا مصداق ہے ناظرین تو جب ان مضامین کو پڑھینگے تو امید ہے کہ رسالہ کی دیر سے نکلنے کی شکائیت کو بھول جائینگے انشاء اللہ تعالےٰ ؛ اس جلد کی عام قیمت غیر معمولی خریداروں سے ہے۔ غریب مسلمانوں سے ۲ جو کتاب خرید کر حسب بیان کو رنہ پاوین وہ قیمت واپس لین ؛

خریداروں اور معاونین سے التماس

حضرات جن صاحبوں کی خدمات میں رسائل بابت ۱۸۹۵ء بھیجیں وہ چندہ سنہ ۱۸۹۳ و سنہ ۱۸۹۴ء و بر چہ ہا وصول شدہ سنہ ۱۸۹۵ء عنائت فرماوین۔ اور خطوط نویسی یا اشاعت فہرست باقیات کی ضرورت باقی نہ رہنے دین۔

مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور

فہرست مطالب نمبر ۱ لغایت ۳ جلد ۱۸

اشاعة السنة النبوية

علی صاحبها الصلوٰة والتحية

نمبر پنجم لغایت دوازدہم جلد ہژدہم (۱۸)
بابت سنہ ۱۳۱۲و۱۳۱۳ ہجری مقدس مطابق سنہ ۱۸۹۵ء

شرح قیمت

یہ رسالہ عموماً ۶ سالانہ قیمت پر دیا جاتا ہے خاص در رؤسا اہل اسلام ۲ بنظر اعانت للعہ عنایت فرماتے ہیں بعض اشخاص سے جنکی آمدنی للعہ ماہوار سے زیادہ نہیں عا لیا جاتا ہے لئے جاتے ہیں جنکی آمدنی دس روپیہ سے زیادہ نہیں ہے جو عہ ماہوار بھی آمدنی نہیں رکھتے پر بضاعت علمی رکھتے ہیں اور رسالہ کی اشاعت کرتے ہیں انکو بلا قیمت دیا جاتا ہے خط وکتابت وارسال زر مہتمم کے بوکر نام سے بٹالہ ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہونی چاہئیے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر ہو ابوسعید محمد حسین مہتمم اشاعة السنة

حضرات! سنہ ۱۸۹۵ء میں بھی رسالہ نکلا تو اسی معمولی توقف سے جو کئی سال سے خریداران ہند کی عدم توجہی سے اسکو لاحق ہے۔ مگر یہ سمجھنا کہ ہنوز مضامین کیسے دق "فتوی متعلق سود" "فتوی متعلق دار الحرب" وغیرہ حل کرکے لایا ہے فتوی متعلق سود پر علماء ہندوستان و پنجاب کے دستخط و مواہیر حاصل کرنے میں اسکو زیادہ توقف ہوا۔ مگر اسکا نتیجہ اتفاق آراء علماء ظاہر ہوا۔ اور "دیر آید درست آید" کا مقولہ صادق آیا امید ہے کہ آپ اس توقف کے قصور معذور سمجھکر بڑی شوق و تپاک سے اسکو مرحبا و خوش آمدید کہینگے اور اسکی صفحہ دوم میں قبل ملاحظہ فرماکر بیباقی چندہ کی سابقہ پر یشگی ہی بھی اسکو کافی مدد دینگے الٹے کہ آئندہ اسکو ایک سخت مہم در پیش ہے اور ایک زور آور اور مالدار قوم یا جماعت عیسائیوں مؤلفین کتاب **امہات المؤمنین** کا مقابلہ مد نظر ہے جو معاونین کی معمولی امداد سے جلد سر انجام ہونا مشکل ہے

موقوفی جنگ کا دوبارہ اعلان

سنہ ۱۸۹۶ء میں ہم نے قادیانی کو موقوفی جنگ کا اعلان دیا تھا پر اُسنے موقوفی جنگ کو منظور نہ کیا اور ہم سے چھیڑ چھاڑ کو نہ چھوڑا لہذا ہمکو بھی مجبوری اسکا مقابلہ کرنا پڑا اب ہمنے اسکو دوبارہ شکست دی اور اسکی الہامی گولہ باری اور تیر اندازی بند کردی ہے جسکی تشریح نمبرہ ۵ مجلد ۱۸ میں ہوچکی ہے لہذا ہم دوبارہ موقوفی جنگ کا اعلان دیتے ہیں وہ آئندہ ہم سے تخاطب کریگا تو ہم بھی اسکا تعاقب کرینگے وہ ہم سے چھیڑ چھاڑ نہیں اپنی دوکان کی رونق سمجھکر اسکو ترک کرنا نہ چاہے تو اسکے نیک خیال پیرو جو دھوکہ میں آکر اُسکی اتباع میں پھنس گئے ہیں اُسکو سمجھادیں کہ وہ آپ اشاعة السنہ کو ان یونی ٹرین عیسائیوں کی جو ہمہ وقت اسلام پر سخت بے رحمی و ناانصافی سے تلوار چلا چکے ہیں خبر لینے دیں مقابلہ میں اونکے اوقات کو مصروف نہ کرادیں۔

نوٹ: اس کتاب کا مؤلف صرف ایک ڈاکٹر احمد شاہ کرسچن یونی ٹیرین نہیں بلکہ اکبر مسیح مختار بائندہ وغیرہ یونی ٹیرین بھی اسکی تالیف میں شریک ہیں۔

فہرست مضامین

مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور

توجہ فرما کر سرکار عالی میں سفارش کرینگے - تو امید ہے سرکار عالی کی ضرور توجہ ہوگی - اور شفاخانہ مکہ اور باقی ماندہ ضروریات کامران میں اس روپیہ سے کافی مدد ملے گی۔

رؤسا عظام کی توجہ کے بعد دیگر اعیان اہل اسلام بھی توجہ کرینگے - چنانچہ خانصاحب موصوف نے کم سے کم دو ہزار روپیہ کے عطیہ کا وعدہ کیا ہے - جو مخبر دکن یکم اپریل ۱۸۹۷ء میں شایع ہوا ہے - ایڈیٹر مخبر دکن نے اس تجویز سے اپنا اتفاق ظاہر کیا ہے۔

اور اہل الرائے بھی اتفاق کرینگے تو امید ہے کہ اعیان اہل اسلام اس تجویز عرض عریضہ پر متوجہ ہو جائیں گے - انشاءاللہ تعالےٰ -

امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین حضرت سلطان المعظم

کی

ہمدردی کا مشورہ

ایک مدت سے (جب سے کہ آرمینیا - کریٹ - اور یونان - وغیرہ کا ہنگامہ برپا ہوا) انگریزی اخبارات ولائت نے حضرت سلطان المعظم کی عالی جناب کی نسبت بے باکی اور دریدہ دہنی سے بدگوئی اختیار کی ہوئی ہے - اور یہ امر نہ صرف مسلمانوں کی دل آزاری اور رنجش کا موجب ہے - بلکہ سلطنت برطانیہ کے لئے بھی محل خوف و اندیشہ ہے - کیونکہ اس سے مسلمانان رعایا برٹش گورنمنٹ کے دلوں میں (جو روئے زمین اور تمام سلطنتوں کی مسلمان رعایا سے زیادہ ہیں) یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس بدگوئی میں برٹش گورنمنٹ خوش ہے - تب ہی ان اخبار نویسوں کو جو اُنکے ماتحت ہیں اس بدگوئی سے منع نہیں کرتی - اور اس خیال سے اُنکے دلوں میں گورنمنٹ کی اطاعت اور جان نثاری کی ارادت میں کمی پیدا ہونے کا احتمال ہے - اور بعض اوقات مسلمانوں کی قلم یا زبان سے ایسے الفاظ بھی نکل جاتے ہیں - جن سے رنجش کی بو آتی ہے -

وازانجا کہ ہمکو اوّلاً اپنے دین و مذہب اسلام سے کمال ہمدردی ہے - اور اُسکی نظر

116

سے حضرت سلطان المعظم سے۔ پھر برٹش گورنمنٹ سے جسکے ظل حمایت و امن میں ہم آباد ہیں۔ اور ادائے شعار مذہبی میں آزاد ہیں) ہمدردی ہے۔ اور بلحاظ پولیٹیکل تعلقات کے اس سلطنت کے والی سے ہمدردی ہے۔ لہذا ہم اپنے برادران اعیان اہل اسلام اور انکی پبلک کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ جابجا حضرت سلطان المعظم کی ہمدردی کے جلسے کریں۔ اور اس مضمون کے ریزولیوشن پاس کریں کہ وہ قومی جمعیت و اتفاق کے ساتھ اپنی گورنمنٹ کے حضور میں اس مضمون کے میموریل روانہ کریں۔ کہ حضرت سلطان المعظم کو کل طبقات مذاہب اسلامیہ بلحاظ مذہب اپنا خلیفہ جانتے ہیں۔ اور اس وجہ سے انکی توہین کو اپنے مذہب اسلام کی توہین سمجھتے ہیں۔ گورنمنٹ ان اخباروں کو اس بدگوئی و توہین سے روک دے۔ اور اپنی مسلمان رعایا کے رنج رسیدہ دل کو خوش کرے۔ اور انکے رنج و ملال کی اس خیال سے تلافی کرے۔ جو اس بیت میں ظاہر کیا گیا ہے ؎ رعیت چو بیخ است و سلطان درخت ٭ درخت اے پسر باشد از بیخ سخت ٭ اور اپنی اس ارادت و عقیدت کی اطلاع حضرت سلطان المعظم کو بھی بذریعہ ایک جمہوری عرضداشت کے دیں۔

بعض انگریزی اخباروں نے اور انکی تقلید سے مسلمان مگر ناواقف و ناوان اخبار نویسوں نے جو لکھدیا ہے کہ حضرت سلطان المعظم کو بعضے اسلامی فرقے اپنا خلیفہ نہیں سمجھتے۔ یہ انکی غلطی ہے جو غلط فہمی پر مبنی ہے۔ شاید سب سے پہلے اشاعۃ السنہ کے جلد ششم وغیرہ میں مسئلہ تو بیان ہوا ہے کہ حضرت سلطان المعظم خلیفہ نہیں کیونکہ خلیفہ کا قریش سے ہونا شرط ہے۔ اور آپ ترک ہیں قریش نہیں۔ مگر اس مسئلہ کے معنے یہ نہیں ہیں کہ حضرت سلطان المعظم بلحاظ مذہب بھی مسلمانوں کے خلیفہ نہیں بلکہ اسکے معنے تو اسی جلد میں یہ بتائے گئے ہیں کہ وہ پولیٹیکل تعلقات اور ملکی امور میں مسلمانان ہند کے خلیفہ نہیں۔ یہ تعلق مسلمانان ہند کو برٹش گورنمنٹ سے ہے۔

پس اگر ان اخبار نویسوں نے اشاعۃ السنہ ہی کے اس مسئلہ سے دہوکا کھایا اور سمجھ لیا تھا کہ حضرت سلطان المعظم مسلمانوں کے مذہبی خلیفہ نہیں ہیں تو وہ اس خیال کو واپس لیں اور یقین کر رکھیں کہ اشاعۃ السنہ

حضرت سلطان المعظم کو بلحاظ مذہب اپنا ویسا ہی خلیفہ جانتا ہے۔ جیسیکہ عرب اور ٹرکی میں وہ خلیفۃ المسلمین تسلیم کئے جاتے ہیں۔ گو پولیٹیکل طور پر وہ ہندوستانیوں کیلئے خلیفہ نہیں ہیں۔

اس معنے کی مزید تشریح ہم عنقریب ایک مستقل مضمون میں کرینگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

بالفعل ہم اسقدر لکھنا کافی سمجھتے ہیں کہ خلافت دو قسم ہے۔ **خلافت عامہ اور خلافت خاصہ۔ خلافت عامہ** سے وہ ولائیت یا حکومت عام مراد ہے جو ایک خلیفہ کو روئے زمین کے کُل مسلمانوں پر مذہبی اور ملکی دونو طور پر ہو۔ اس معنے خلافت سے تمام روئے زمین پر ایک ہی خلیفہ ہونا چاہیئے۔ اور اسکا قریش سے ہونا لازم ہے۔ اور ہر ایک فرد بشر پر ہندوستان میں ہو خواہ عربستان یا افغانستان یا ترکستان میں رعایا ہوں یا صاحبان حکومت اس خلیفہ کی اطاعت قبول کرنا واجب ہے۔ اور اُسکی بیعت کے بغیر ایک شب بسر کرنا حرام ہے مگر اس صفت اور شرط اور معنے خلافت کا خلیفۃ المسلمین ایک مدت سے (جبسے خلافت عباسیہ کا خاتمہ ہوا ہے) دنیا سے مفقود ہے۔

خلافت خاصہ سے مراد ہر ایک ملک اور سلطنت کی ملکی اور مذہبی سرداری ہے۔ (جو خلافت عامہ کے مقابلہ و معارضہ میں نہ ہو۔) اسمیں قریش ہونا شرط نہیں۔ اور یہ قسم خلافت ہر ایک صاحب سلطنت و شوکت حضرت سلطان المعظم۔ امیر صاحب والی افغانستان۔ امیر صاحب بخارا والی ایران۔ وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ اور ان سب کی خلافت بلامزاحمت ثابت و صحیح ہے۔ اور انکی رعایا پر ملکی اور مذہبی دونو قسم کے امور میں اُنکی اطاعت واجب ہے۔

بلکہ اس خلافت کے مذہبی حصہ کی نظر سے ہر ایک ملک کے مسلمانوں کو ان سلطنتوں کے والیوں سے تعلق بھی اور انکی ہمدردی واجب ہے ان سب میں سے بڑھ کر حضرت سلطان المعظم ہیں کہ وہ روئے زمین کے مسلمانوں کے متبرک معابد و مزارات اور اُنکے شعار مذہبی حج و عمرہ کے محافظ اور حامی ہیں۔

ان امور کی نظر سے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ انکو اپنا خلیفہ و امیر و سردار نہ سمجھتا ہو۔

باقی آئیندہ مضمون مفصل میں انشاء اللہ تعالےٰ